
خطبات احرار

خطباتِ احرار

جلد اوّل

مرتبہ

شورش کاشمیری

حالی پبلشنگ ہاوس - دہلی
HALI PUBLISHING HOUSE
DELHI

مکتبہ احرار لاہور

باراوّل

(مارچ سنہ ۱۹۴۴ء)

قیمت

دو روپے

مکتبہ احرار لاہور

(چودھری) خدا اللہ بھٹہ نے اتحاد پریس بل روڈ سے طبع کرا کر مکتبہ احرار لاہور سے
شائع کیا

احرار دونوں جماعتوں کے انتہا پسندوں سے دل تنگ ہیں۔ کانگریس کی ادغام کلی اور لیگ کی اجتناب کلی کے درمیان مجلس احرار اعتدال کی ایک سچی اور سیدھی راہ ہے احرار وطن عزیز کی آزادی کے لئے ان تھک سپاہی ہیں اور ساتھ ہی ایثار و قربانی کی بنا پر نہ صرف اقوام ہند بلکہ دنیا کی سرداری کے متمنی ہیں۔ کانگریس جب آزادی کی جنگ چھیڑے ہم مقدمۃ الجیش ہیں۔ جب صلح کرے ہم باندازہ قربانی حقوق کے طالب ہیں۔ اسی لئے جنگ آزادی کی شمولیت پر لیگی مسلمان احرار کو کانگریس کی ایک شاخ سمجھتا ہے۔ اور حقوق طلبی پر ہندو ہمیں فرقہ پرست کہتا ہے۔ یہی تعریض بہترین تعریف ہے۔ ہم نے خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا کَدِرَ کے پاکیزہ اصول پر کانگریس اور لیگ دونوں جماعتوں کی اچھائیوں کو اخذ کرلیا ہے۔ اور برائیوں کو پرے پھینک دیا ہے۔ نہ ہم مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کرنے والے ہیں اور نہ حقوق کو بہانہ بنا کر آزادی کی جنگ میں لیگ کی طرح پیٹھ دکھانے والے ہیں جس پالیسی پر ساری قوم ۱۹۲۰ء میں جمع ہو گئی تھی۔ ہم اب تک اسی مستقیمانہ راہ پر قائم ہیں۔ انگریز سے ترکِ تعاون اور اہلِ وطن سے موالات ہماری پالیسی کا خلاصہ ہے

مسلم لیگ اور احرار

لیگ میں دیانتدار لوگوں کی کمی نہیں۔ مگر بطور جماعت خود خائف رہنا اور اپنی قوم کو ہندو سے خوف دلانا لیگ کا فلسفہ حیات ہے۔ یہ دشمنوں کی کوششوں سے بڑھ کر اسلام دشمنی ہے کیونکہ خوف کا بھوت ہی تو کسی قوم کو کھا جاتا ہے۔ اور اسی سے قومیں بن مارے مر جاتی ہیں۔ مسلمانوں کو نڈر اور بے بہا بنا دینا وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے۔ جس میں خدا کے سچے سپاہی کی روح نہیں وہی مسلمان مخالف قوتوں سے خائف ہے۔ لیگ

کے اربابِ اقتدار جو عیش کی آغوش میں پلے ہیں۔ اسلام جیسے بے خوف مذہب اور
مسلمانوں جیسے مجاہد گروہ کے سردار نہیں ہو سکتے۔ مُردوں سے مراد ہیں مانگنا اجتناب بے سود
نہیں۔ قتنا لیگ کی موجودہ جماعت سے کسی بہادرانہ اقدام کی توقع رکھنا۔ قومیں
جب موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہوں تو ایسی بے جان اور غیر ترقی پسند جماعت
سے رہنمائی کی خواہش کرنا کاٹھ کے گھوڑے پر سوار ہو کر آزادی کے سفر کو نکلنا ہے ایسے
حالات ہم لیگ کو دام افرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں۔ مگر بعض ناسمجھ مطالبہ کرتے
ہیں کہ لیگ کی مضرت سے قوم کو بچانے کے لئے پہلے لیگ کے دام میں پھنس جاؤ۔ پھر
غریب طبقہ سے مل کر انگریزی استعمار کے ان امیر شکاریوں سے قوم کی گلوخلاصی کرا دو۔ وہ
نہیں سوچتے کہ ہم نے برسوں کی محنت کے بعد ناممکن کو ممکن بنا کر سرمایہ داروں کو لیگ
سے نکال بھی دیا تو اس کی کیا ضمانت ہے۔ کہ یہ سرمایہ دار ۱۹۲۸ء کی طرح لیگ کی جنت سے
سٹرک کر مسلم کانفرنس کی نئی دنیا نہیں بسائیں گے؟ مسلمانوں کے بچانے کی یہ ترکیب عملی
سیاسیات میں قابل توجہ نہیں ہے۔

ارباب بصیرت غور کریں کہ لیگ میں بجز سرمایہ کی کشش کے رکھا ہی کیا ہے قربانی و ایثار
سے لیگ کا جیب و دامان اب تک تہی ہے سرمایہ کی چمک دمک سے مرعوب ہونا غریب
طبقہ کی وہ بدترین کمزوری ہے جس کو دور کرنے کے لئے مقدس مرسلین کی بیش قیمت زندگی
کا کافی حصہ صرف ہُوا۔ اسلام میں سرمایہ دار کا وجود ایک اضطراری کیفیت اور قانونِ
مساوات کی ایک ناپسند استثناء ہے۔ مگر غریب مسلمان سرمایہ دار سے بہ نسبت دیگر
قوموں کے غریب طبقوں کے زیادہ مرعوب ہوتا ہے۔ جہاں دس امراء جمع ہو گئے وہ اسے
پوری امت کا اجماع سمجھتا ہے۔ کیونکہ سرمایہ دار مصرف کثیر سے چند دن میں جنگل میں منگل کر

دکھاتا ہے۔ امیروں کے اس ٹھاٹھ سے غریبوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ غریب مسلمان جلوسوں کی ہماہمی اور جلسوں میں امارت کے جلووں کو دیکھ کر اسے حقیقی قوت کا سرچشمہ سمجھنے لگتا ہے۔ حالانکہ سرمایہ داری کے بکھیڑ بھیڑ کے ہیں مسلمانوں کی روح عمل نشو و نما نہیں پا سکتی۔ پس ہر خواہانِ اسلام کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ لیگ کے سراب نظر فریب سے قوم کو بچا کر ایسی جماعت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ جو انقلاب حال کی کوششوں اور کاوشوں میں قربانی کو فوری اور اہم جزو قرار دے۔

لیگ سے باہر رہکر لیگ کے قول و عمل کا تجزیہ کر کے عوام کو اس کی مضرت سے آگاہ کرنا اس میں شامل ہو کر اصلاح کرنے سے کہیں بہتر ہے کیونکہ سرمایہ داروں کی کان نمک میں جا کر غریب شخص خود بھی نمک بن جاتا ہے۔ لیگ کے غریب مگر دیانتدار طبقہ سے وقت خود بھی تقاضا کر رہا ہے۔ کہ سست رو اور کم کوش امراء کے طبقہ سے اپنی گلو خلاصی کرائیں یا تو وقت کے تقاضوں کو پورا کیا جائے گا۔ یا لیگ ختم ہو جائے گی۔

احرار خود وقت کے تقاضے کی اہم ترین ضرورت ہیں جب لیگ کی اکثریت اس تقاضا کو پورا کرنے کو اٹھے گی۔ تو خود بخود احرار بن جائے گی۔ کیونکہ ہمیں لیگ کے قول سے چنداں اختلاف نہیں بلکہ اس کے عمل سے ہے۔

کانگریس اور احرار

عملی طور پر یہ صحیح ہے کہ مشترکہ سیاسی مقصد کے لئے مشترکہ سیاسی تنظیم کی ضرورت ہے۔ لیکن کانگریس مشترکہ سیاسی تنظیم کے دعووں کے باوجود مسلمانوں کی راہ میں عملی طور پر مشکلات کا پہاڑ کھڑا کئے ہوئے ہے کانگریس گو مذہب میں غیر جانبداری کی مدعی ہے مگر اس کی رہنمائی